۲۳۱۹
۱۶/۱۲/۳۷

Darul ifta Darul uloom

سوال برائے رقیہ شرعیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت حضرت اقدس شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی۔

:السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ھیکہ مزاجِ گرامی بعافیت ہوں گے دیگر عرض گزارش ھیکہ ابھی کچھ عرصہ سے ہمارے صوبۂ گجرات میں ایک ریکورڈینگ جو آیاتِ قرآنی پر مشتمل ہے جو(رقیہ شرعیہ) کے نام سے عوام وخواص میں گردش کررہاہے، اسے سننے والا شفاء حاصل کرنے کی غرض سے سنتاہے، اور پڑھنے پر بھی سننے ہی کو ترجیح دیتاہے، اس کے متعلق کچھ سوالات درپیش ہے:

۱) کیااس قسم کی ریکورڈینگ کے سننے سے یہ اعتقاد قایم کرنا کہ اس سے شفاء حصل ہوتی ہے ازروئے شریعت کیساہے؟

۲) کیایہ ریکورڈینگ قرآن پڑھ کردم کرنے کے حکم میں آیئگی جبکہ اس کے سننے سے سجدہ وغیرہ۔واجب نہ ہونے پر اتفاق ہے؟

۳) کیایہ اعتقادرکھنا کہ اس سے سحر اور جادو جیسے مہلک امراض ختم ہو جاتے ہیں درست ہے؟

۴) اٗج کے اس پُرفتن دور میں اس قسم کی ریکورڈینگ کارواج دیناکیساہے جبکہ اغیار وباطل کی طرف سے الیکٹرونک ذرائعہ کے ذریعہ طرح طرح کے خرافات امت میں داخل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے وغیرہ۔

۵) آج کل اکثر عامل حضرات موبائل فون پر کال کے ذریعے مریض کو دم کرتے ہیں تو اس طرح دم کرنے کی شرعی حیثیت کیاہے اور کیااس طرح کادم مریض پر اثرانداز ہوتاہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔دم، جھاڑ پھونک وغیرہ علاج کے قبیل سے ہے اس کے جواز کے لئے منقول ہونا ضروری نہیں بلکہ اس کا خلافِ شرع نہ ہونا کافی ہے، اور قرآن پاک کی تلاوت جس طرح مفید ہے اسی طرح تلاوت کا سننا بھی مفید ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے نیز قرآن پاک جس طرح روحانی بیماریوں سے شفا ہے اسی طرح جسمانی بیماریوں سے بھی شفا ہے، لہذا سوال میں ذکر کردہ ریکارڈنگ میں اگر کسی ناجائز امر کا ارتکاب نہ ہو اور قرآن پاک کی قرآت سننے کے آداب کا اہتمام کرتے ہوئے کوئی سنے اور تجربہ سے ثابت ہو کہ اس سے مریض کو فائدہ بھی ہوتا ہے تو اس کی گنجائش ہے، البتہ اس کے مقابلے میں خود پڑھنا یا مریض کے سامنے کسی مکلف کا پڑھنا زیادہ مفید ہے۔

(۲)۔۔۔قرآن پاک پڑھ کر دم کرنا الگ چیز ہے، قرآت الگ چیز ہے اور قرآت کا سننا الگ چیز ہے ہر ایک کا الگ الگ حکم اور الگ الگ آداب ہیں اور ہر ایک میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے اس لئے ریکارڈنگ سننے کو دم نہیں کہا جا سکتا، تاہم ریکارڈنگ بھی تلاوت و قرآت کا سماع ہے (اگرچہ حقیقیہ نہیں) اس کے سننے سے اگر تاثیر حاصل ہو جائے تو عقلاً ناممکن نہیں ہے، البتہ سجدہ اس سے واجب اس لئے نہیں ہوتا کہ یہ تلاوتِ حقیقیہ نہیں یعنی کوئی مکلف نہیں پڑھ رہا لیکن تاثیر کا حصول قرآت کے حقیقیہ ہونے پر موقوف نہیں، کیونکہ کلام اور آواز میں تاثیر ہو سکتی ہے وہ خواہ ریکارڈنگ کی ہوئی آواز ہو یا براہ راست سنی جا رہی ہو، جیسے وعظ و نصیحت کا بیان۔

(۳)۔۔۔اگر یہ اعتقاد رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ اس سے سحر و جادو ختم ہو جاتے ہیں اور مہلک امراض سے نجات حاصل ہو جاتی ہے، تو اس حد تک درست ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے مُعوّذات اتار کر نبی پاک ﷺ پر ہونے والے سحر و جادو کو ان کی برکت سے ختم فرمادیا۔ البتہ ریکارڈنگ سے یہ تاثیر ثابت ہے یا نہیں اس کا مدار تجربہ پر ہے اگر تجربہ سے اس کا نافع ہونا ثابت ہو جائے تو اس کی نافعیت خلافِ شرع نہیں۔

۴۔۔۔اس بارے میں وہی اصول جاری ہوگا جو مباحات کے استعمال میں جاری ہوتا ہے کہ اگر مباح چیز سے دین اور اعتقاد کے خراب ہونے کا ظنِ غالب ہو ہو تو اسے ترک کر دیا جائیگا۔

جاری ہے۔۔۔

۵۔۔۔دم ایک مخصوص عمل ہے جس میں دم کرنے والے کی پھونک اور اس کے لعاب کے ذرات بھی مریض پر یا پانی میں گرتے ہیں جبکہ موبائل میں دم سے یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی، البتہ موبائل پر دعا پڑھی جاسکتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے مریض کے شفاء کی طلب ہو اور اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

۱۔تفسير الرازي = مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير - (21 / 389)

واعلم أن القرآن شفاء من الأمراض الروحانية، وشفاء أيضا من الأمراض الجسمانية، أما كونه شفاء من الأمراض الروحانية فظاهر، ....وأما كونه شفاء من الأمراض الجسمانية فلأن التبرك بقراءته يدفع كثيرا من الأمراض. ولما اعترف الجمهور من الفلاسفة وأصحاب الطلسمات بأن لقراءة الرقى المجهولة والعزائم التي لا يفهم منها شيء آثارا عظيمة في تحصيل المنافع ودفع المفاسد، فلأن تكون قراءة هذا القرآن العظيم المشتمل على ذكر الله وكبريائه وتعظيم الملائكة المقربين وتحقير المردة والشياطين سببا لحصول النفع في الدين والدنيا كان أولى

تفسير الرازي = مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير - (32 / 369)

المسألة الثانية: اختلفوا في أنه هل يجوز الاستعانة بالرقى والعوذ أم لا؟ منهم من قال: إنه يجوز واحتجوا بوجوه أحدها: ماروي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتكى فرقاه جبريل عليه السلام فقال: بسم الله أرقيك من كل شيء يؤذيك، والله يشفيك وثانيها: قال ابن عباس: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا من الأوجاع كلها والحمى هذا الدعاء: «بسم الله الكريم، أعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار، ومن شر حر النار»وثالثها: قال عليه السلام: من دخل على مريض لم يحضره أجله، فقال: أسأل الله العظيم رب العرش العظيم أن يشفيك سبع مرات شفي ورابعها: عن علي عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل على مريض قال: «أذهب الباس رب الناس، اشف أنت الشافي، لا شافي إلا أنت»

تفسير الألوسي = روح المعاني - (8 / 139)

قال السبكي: وقد جربت كثيرا، وعن القشيري أنه مرض له ولد أيس من حياته فرأى الله تعالى في منامه فشكى له سبحانه ذلك فقال له: اجمع آيات الشفاء واقرأها عليه أو اكتبها في إناء واسقه فيه ما محيت

جاری ہے۔۔۔

به ففعل فشفاه الله تعالى، والأطباء معترفون بأن من الأمور والرقى ما يشفي بخاصية روحانية كما فصله الأندلسي في مفرداته، وكذا داود في المجلد الثاني من تذكرته، ومن ينكر لا يعبأ به، نعم اختلف العلماء في جواز نحو ما صنعه القشيري عن الرؤيا وهو نوع من النشرة وعرفوها بأنها أن يكتب شيء من أسماء الله تعالى أو من القرآن ثم يغسل بالماء ثم يمسح بـه المـريض أو يسـقاه فمنـع ذلـك الحسـن والنخعـي ومجاهد،.....هذا وربما يقال: إن انقسام القرآن إلى ما هو شفاء من أدواء الريب وإسقام الوهم وإلى ما ليس كذلك مما لا ينبغي أن يكون فيه ريب لأن الشافي من أدواء الريب إنما هو الأدلة كالآيات الدالة على بطلان الشرك وثبوت الوحدانية له تعالى وكالآيات الدالة على إمكان الحشر الجسماني---الخ

٢-بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع – (1 / 186)

بخلاف السماع من الببغاء والصدى فإن ذلك ليس بتلاوة وكذا إذا سمع من المجنون؛ لأن ذلك ليس بتلاوة صحيحة لعدم أهليته لانعدام التمييز.

إحياء علوم الدين – (4 / 285)

وتداوى صلى الله عليه وسلم غير مرة من العقرب وغيرهاحديث كان إذى نزل الوحي صدع رأسه فيغلفه بالحناء أخرجه البزار وابن عدي في الكامل من حديث أبي هريرة وقد اختلف في إسناده على الأحوص بن حكيم كان إذا خرجت به قرحة جعل عليها حناء رواه الترمذي وابن ماجة من حديث سلمى قال الترمذي غريب وفي خبر: أنه كان إذا خرجت به قرحة جعل عليها حناء وقد جعل على قرحة خرجت به ترابا جعل على قرحة خرجت بيده ترابا حديث جعل على قرحة خرجة بيده ترابا رواه البخاري ومسلم من حديث عائشة كان إذا اشتكى الإنسان الشيء منه أو كانت فرحة أو جرح قال النبي صلى الله عليه وسلم بيده ووضع سفيان عيينه الراوي سبابته بالأرض ثم رفعها وقال بسم الله تربة أرضنا وريقة بعضنا يشفى سقيمنا وما روي في تداويه وأمره بذلك كثير خارج عن الحصر وقد صنف في ذلك كتاب وسمي طب النبي صلى الله عليه وسلم

جاری ہے---

۴۔الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (1 / 642)

(قوله وتركها أولى) لأنه إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة راجحا على فعل البدعة مع أنه كان يمكنه التسوية قبل الشروع في الصلاة بحر

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (6 / 595)

لأن حمل المتاع في الطريق على رأسه أو على ظهره مباح له لكنه مقيد بشرط السلامة بمنزلة الرمي إلى الهدف أو الصيد زيلعي

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (6 / 364)

والحديث الآخر «من علق تميمة فلا أتم الله له» لأنهم يعتقدون أنه تمام الدواء والشفاء، بل جعلوها شركاء لأنهم أرادوا بها دفع المقادير المكتوبة عليهم وطلبوا دفع الأذى من غير الله تعالى الذي هو دافعه اهـ ط وفي المجتبى: اختلف في الاستشفاء بالقرآن بأن يقرأ على المريض أو الملدوغ الفاتحة، أو يكتب في ورق ويعلق عليه أو في طست ويغسل ويسقى. وعن «النبي – صلى الله عليه وسلم – أنه كان يعوذ نفسه» قال – رضي الله عنه -: وعلى الجواز عمل الناس اليوم، وبه وردت الآثار ولا بأس بأن يشد الجنب والحائض التعاويذ على العضد إذا كانت ملفوفة اهـــ **واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم**

حسین احمد

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۵/صفر المظفر/۱۴۳۵ھ

۹/دسمبر/۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۵/۲/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
۶/۲/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
۵-۲-۱۴۳۵ھ